Gmail

۲۹۵۹
۲۸/۵/۱۶

Darul ifta Darul uloom <daruliftadarululoom@gmail.com>

FW: استفتاء

Mahmood Ul hasan <free2mahmood@yahoo.com> 1 February 2017 at 10:30
Reply-To: Mahmood Ul hasan <free2mahmood@yahoo.com>
To: Darul ifta Darul uloom <daruliftadarululoom@gmail.com>

print

On Sunday, January 29, 2017 2:40 AM, Darul ifta Darul uloom <daruliftadarululoom@gmail.com> wrote:

---------- Forwarded message ----------
From: **Mufti Muhammad Taqi Usmani** <muhammad_taqi@cyber.net.pk>
Date: 2017-01-23 10:36 GMT+05:00
Subject: FW: استفتاء
To: daruliftadarululoom@gmail.com, akramufiyaanhu@gmail.com

From: akram ufiyaanhu [mailto:akramufiyaanhu@gmail. com]
Sent: Sunday, January 22, 2017 9:04 PM
To: muhammad_taqi@cyber.net.pk
Subject: استفتاء

(۱) ایک شخص کو طلاق دینے کے بار بار خیالات آتے ہیں اور کبھی کبھی طلاق کا لفظ نکل جاتا ہے لیکن کبھی صرف ہونٹ حرکت کرتے ہیں اور کبھی معمولی پھوسپھوساہٹ یعنی ہلکی سی آواز جو صاف نہیں ہوتی نیز واضح ہو کہ ایک معتبر عامل صاحب سے جانچ کرانے پر انہوں نے بتایا کہ اس پر جادو یا کوئی عمل کرایا ہوا ہے ۔ اب دریافت طلب یہ ہے کہ مذکورہ صورت میں اس شخص کی طلاق واقع ہوگی یا نہیں ؟ (۲) اور اگر یہ شخص بے اختیار خیالات اور جادو یا عمل کی وجہ سے صاف صاف طلاق کا تلفظ کر دے تو کیا حکم ہے ؟

نوٹ - ہمارے یہاں آج کل عداوت اور حسد کی وجہ سے اس طرح کے ناپاک عملیات کروانا عام ہو گیا ہے۔

Virus-free. www.avast.com

(جواب منسلکہ ورق پر ملاحظہ فرمائیں)

دار الافتاء
فتویٰ نمبر ۳۳/۱۸۲۸
مورخہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الجواب حامدًا ومصليا

(۱)۔۔۔واضح رہے کہ محض طلاق کے خیالات آنے سے طلاق نہیں ہوتی، اسی طرح انہی خیالات کے دوران اگر ہونٹ حرکت کریں، یا کوئی معمولی سرسراہٹ محسوس ہو، یا اس کی زبان سے طلاق کا لفظ اتنی ہلکی آواز میں نکل جائے کہ بولنے والا خود بھی نہ سن سکے، تو ان صورتوں میں بھی طلاق واقع نہیں ہوگی۔(ماٴخذہ فتاوی عثمانی بتصرف)

سنن أبى داود - (۲ / ۲۳۲)

حدثنا مسلم بن إبراهيم حدثنا هشام عن قتادة عن زرارة بن أوفى عن أبى هريرة عن النبى -صلى الله عليه وسلم- قال « إن الله تجاوز لأمتى عما لم تتكلم به أو تعمل به وبما حدثت به أنفسها »

الموسوعة الفقهية الكويتية - (۴۳ / ۱۴۸)

ولو حدث نفسه أنه يطلق زوجته ، أو ينذر لله تعالى شيئا ، ولم ينطق بذلك ، لم يقع طلاقه ، ولم يصح نذره (۲) ؛ لقول النبي صلى الله عليه وسلم : إن الله تجاوز لأمتي عما وسوست - أو حدثت - به أنفسها ما لم تعمل به أو تكلم

وقال قتادة بعد أن روى الحديث : إذا طلق في نفسه فليس بشيء .

وقال عقبة بن عامر : لا يجوز طلاق الموسوس .

وعلق ابن حجر على هذا القول شارحا له : أي لا يقع طلاقه ؛ لأن الوسوسة حديث النفس ، ولا مؤاخذة بما يقع في النفس

(۲)۔۔۔شخصِ مذکور پر جادو ہونے کے باوجود اگر اس کے ہوش وحواس برقرار ہوں اور اس کے منہ سے نکلنے والے طلاق کے الفاظ کے بارے میں اس کو علم ہو اور اپنے قصد وارادہ سے صاف صاف طلاق کے الفاظ کہہ دے، تو ایسی صورت میں طلاق واقع ہوجائیگی۔(ماٴخذہ التبویب ۱۵۰۳/۳۶ وفتاوی محمودیہ بتصرف ج۱۲ص ۶۵۰)

(واللہ تعالیٰ اعلم)

صدیق اللہ غفرلہ ولوالدیہ

دارالافتاء جامعہ دارالعلوم کراچی

۱۱/رجب المرجب/۱۴۳۸ھ

۹/اپریل/۲۰۱۷ء

الجواب صحیح

بندہ عبد الرؤف سکھروی عُفِیَ عَنْہُ

مفتی جامعہ دارالعلوم کراچی

۱۱/رجب المرجب/۱۴۳۸ھ

۹/اپریل/۲۰۱۷ء

الجواب صحیح

الجواب صحیح

۱۴۳۸/۷/۱۲

دارالافتاء — فتویٰ نمبر ۳۳/۱۸۷۸ — ۱۴۳۸/۷/۱۲ — ۲۰۱۷/۴/۱۳

مفتی — جامعہ دارالعلوم کراچی